سوال

(482) فٹ بال کھیلنے کے بعد قضا کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فی زمانہ کثرت سے رواج ہے۔ کہ مسلم حصول انعام کے لئے مثلاً آپ شلڈ فٹ بال کھیلا کرتے ہیں۔ اور کھیلنے کے باعث عصر اور مغرب کی نماز ترک کر دیتے ہیں۔ بعد میں قضا نماز پڑھ لیتے ہیں کیا یہ جائز ہے۔ (محمد مصطفےٰ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز قضا کر کے پڑھنا بلاوجہ اچھا نہیں ہے کھیلنے والوں کو چاہیے کہ پہلے افسروں سے تصفیہ کر لیں کہ نماز کے وقت کھیل کو چھوڑ دیں گے۔ وہ اگر نہ مانیں تو ظہر کے ساتھ عصر ملا لیں یا عصر کے ساتھ ظہر ملا کر جمع پڑھ لیں۔

تعاقب

آپ کے جواب پر کونسی قرآنی آیت یا حدیث صراحتاً اجمالاً دلالت کرتی ہے۔؟ تتبع احادیث سے تو یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ حاجت کے وقت حضر میں جمع بین الصلاتین دفع حرج کے لئے جائز ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ شرط بھی ملحوظ رکھی گئی ہے۔ جمع بین الصلوٰتین ان کی عادت مستمرہ نہ بن جائے۔ چنانچہ باب ماجاء فی الجمع بین الصلوٰتین کی پہلی حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب الفتح میں لکھتے ہیں۔

"قد ذہب جماعة من الائمة الی الاخذ بظاہر ہذا الحدیث فیجوز الجمع فی الحضر للحاجة مطلقا لکن بشرط ان لا یتخذ ذلک عادة"

رجا مندی افسران کوئی ایسی چیز نہیں۔ ہے کہ جس کو ہم حاجت اور ضرورت کہہ کر نماز کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ اس کے علاوہ عام طور سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس قسم کا کھیل کھیلنے والے حضرات کھیل میں مشغولیت کے باعث اوقات صلوٰۃ کا قطعاً لحاظ نہیں کرتے۔ ایسی حالت میں اگر ان کو جمع بین الصلوٰتین کا حکم دے دیا جاوے تو یقینی امر ہے کہ وہ اوقات صلوٰۃ سے صرف غفلت ہی نہیں بلکہ جمع بین الصلوٰتین ان کی عادت بن جائے گی۔ (ش۔ م۔ اعظمی از جامعہ دارالسلام عمر آباد)

جواب۔ جو شخص ملازمت کی صورت میں افسران کی خفگی کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ بے شک وقت پر نماز پڑھے۔ اور جو اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ بحکم۔

اِلَّآ اَن تَتَّقُوا مِنْهُم تُقَاةً ۲۸ سورة آل عمران

اور بخاری شریف کی حدیث جمع بین الصلواتین پر عمل کرے۔ تو جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص631

محدث فتویٰ